میت سے متعلق مسائل

موت کے وقت کی دعا، غسل، کفن، جنازہ، تدفین، عدت اور ایصال ثواب کا سنت طریقہ

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

(صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ، یوپی، الھند

جملہ حقوق محفوظ

نام	:	میت سے متعلق مسائل
مصنف	:	مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
ناشر	:	مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ ڈالی گنج، لکھنؤ
اردو ایڈیشن	:	پہلی بار
تعداد کتب	:	۱۰۰۰
سال	:	۲۰۱۸
قیمت	:	۴۰

Writer : Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi

Publisher : Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow.

Website: www.islamicjpamn.com

E-Mail: tasneemlko2012@gmail.com, ataullah2012@gmail.com

Phone No. 9984490150, 9919042879

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)

۲۔ نیوسلور بک ایجنسی، 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی

۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیر آباد ۳۱ (لکھنؤ)

۴۔ سبھانیہ بک ڈپو، نیا محلہ، جبلپور، مدھیہ پرادیش، 9424708020

۵۔ ستیہ فاؤنڈیشن 5 182-A گرین لینڈ کیمپس، پوکھرپور، کانپور

فہرست

عرض مؤلف ۶
عیادت کی فضیلت ۷
عیادت کے آداب ۷
تیمارداری ۸
موت کی تمنا کرنا ۹
جان نکلنے کے وقت کا عمل ۹
موت کے بعد کا عمل ۱۰
میت کا غسل ۱۱
غسل دینے کا مستحق ۱۱
غسل کے لئے ضروری اشیاء ۱۲
غسل دینے کی جگہ ۱۲
غسل کی تیاری ۱۲
میت کو وضو کرانے کا طریقہ ۱۳
غسل کا مرحلہ ۱۳
کفن کے کپڑے کا معیار ۱۴
مرد کا کفن ۱۴
عورت کا کفن ۱۴
بچوں کا کفن ۱۵
عورت کو کفنانے کا طریقہ ۱۵
مرد کو کفنانے کا طریقہ ۱۶
غسل اور کفن میں غیر مسنون باتیں ۱۶

جنازہ اٹھانے کا شرعی حکم ۱۷
جنازہ کو کندھا دینے کی فضیلت ۱۷
جنازہ اٹھانے کا طریقہ ۱۷
بچے کے جنازہ کو لے جانے کا طریقہ ۱۷
جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ ۱۷
جنازہ کے ساتھ پیدل جانا ۱۸
جنازہ کے پیچھے چلنا ۱۸
جنازہ کے ساتھ آواز بلند کرنیکی ممانعت ۱۸
جنازہ رکھنے سے قبل بیٹھنے کی ممانعت ۱۹
نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ ۱۹
بالغ مرد یا عورت کی دعاء ۲۰
نابالغ لڑکے کی دعاء ۲۰
نابالغ لڑکی کی دعاء ۲۱
مسائل ۲۱
قبرستان میں داخل ہونے کی دعاء ۲۱
مردہ بچہ کا حکم ۲۲
زندہ پیدا ہو کر مر جانے والے بچہ کا حکم ۲۲
ڈوب کر مر جانے والے کا حکم ۲۲
پھولی ہوئی لاش کا حکم ۲۲
بدبو پیدا ہو جانے والی لاش کا حکم ۲۳
پھٹی ہوئی لاش کا حکم ۲۳
جل کر مرنے والے کا حکم ۲۳

جل کر کوئلہ ہو جانے والے کا حکم	۲۳
عام حادثات کا شکار ہونے والوں کا حکم	۲۳
جو لاش کنوئیں یا ملبہ سے نہ نکالی جا سکے	۲۴
اگر بغیر غسل یا نمازِ جنازہ کے ہی دفن کر دیا گیا ہو	۲۴
خودکشی کرنے والے کا حکم	۲۴
قبرستان کے آداب	۲۴
میت کو قبر میں لٹانے کا سنت طریقہ	۲۵
قبر پر مٹی ڈالنے کا طریقہ	۲۵
قبر کی اونچائی اور اس کی شکل	۲۵
تدفین کے بعد دعاء اور ایصال ثواب	۲۵
مالی ایصال ثواب	۲۶
ایصال ثواب کا طریقہ	۲۶
میت کا کھانا	۲۶
سوگ اور عدت کا حکم	۲۸
عدت کے معنیٰ	۲۸
عدت کا مقصد	۲۸
انتقال کے بعد عدت کی مدت	۲۸
عدت کے احکام	۲۹
سوگ یا تعزیت	۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مؤلف

موت ایک ایسی حقیقت ہے جس کا احساس ہر گھر میں کبھی نہ کبھی ہوتا رہتا ہے اس لئے بہت دنوں سے ارادہ تھا کہ ایک مختصر فولڈر کی شکل میں میت سے متعلق کچھ اہم معلومات لکھ دی جائیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہوتا ہے تو کوئی نہ کوئی سبب بن جاتا ہے ابھی حال میں ایک صاحب کا انتقال ہوا تو ہمارے ایک عزیز پڑوسی داعی جناب محمد عرفان صاحب نے اس طرف توجہ دلائی کہ ایک کتاب اس موضوع پر تیار کر دیجئے ان کے اس توجہ دلانے کے نتیجہ میں میں نے ارادہ کیا کہ ایک مختصر رسالہ کی شکل میں تیار کردوں الحمدللہ اس میں میت سے متعلق تمام ضروری باتیں جمع ہوگئی ہیں یہ ایسا رسالہ ہے جسے میت والے گھر میں تقسیم کر دیا جائے تو لوگوں کو آسانی سے میت سے متعلق سنت طریقہ معلوم ہو جائے گا۔

اس طرح اس رسالہ میں موت کے وقت کی دعا، غسل، کفن، جنازہ، تدفین، عدت اور ایصال ثواب سے متعلق سنت طریقہ کو مختصر اور جامع انداز میں جمع کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جب ہم سب کا آخری وقت ہو اس وقت کلمہ شہادت أشھد أن لا إلٰہ إلّا اللّٰہُ اور اپنے رب سے ملنے کے اشتیاق کے ساتھ یہاں سے رخصت ہوں۔ والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد سرور فاروقی ندوی

دار العلوم، ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۲۵/۱۰/۲۰۱۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیادت کی فضیلت

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ "نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی عیادت اگر صبح کے وقت کرے تو شام تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے دعاء کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ لگ جاتا ہے اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعاء کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ لگ جاتا ہے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۸۶)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو آسمان سے ایک منادی (اس کو) پکارتا ہے کہ تم نے اچھا کیا اور تمہارا (اس سلسلے میں) چلنا مبارک، تم نے تو جنت میں ایک منزل بنالی"۔ (ابن ماجہ ص ۱۰۵)

عیادت کے آداب

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کو لمبی عمر کی امید دلاؤ اس سے اللہ تعالیٰ کی قضا تو نہیں ٹل سکتی لیکن مریض کی ڈھارس بندھتی ہے"۔

(ابن ماجہ ص ۱۰۵)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ "مریضوں کے پاس عیادت کرنے میں شور وشغب نہ کرنا" (اور کم بیٹھنا بھی سنت ہے)۔ (مشکوۃ ج ۱ ص ۱۳۸)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ "آپ ﷺ جب کبھی کسی کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو فرمایا کرتے تھے لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ (کوئی بات نہیں انشاء اللہ یہ بیماری تمہارے گناہوں کو دھو ڈالے گی) (مشکوۃ ج ۱ ص ۱۳۴)

رسول کریم ﷺ مریض کی پیشانی یا دکھتی ہوئی جگہ پر داہنا ہاتھ رکھ کر فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَماً (یا اللہ، اے لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے جو ذرا مرض نہ چھوڑے)۔

(ابوداؤد ج ۲ ص ۶۸)

حضرت اُم سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "تم مریض کے پاس جاؤ یا کسی قریب المرگ (یعنی موت کے قریب پہونچے ہوئے شخص) کے پاس جاؤ تو اس کے سامنے اچھی بات زبان سے نکالو، کیونکہ تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں"۔

(مسلم ج ۱ ص ۳۰۰ ابوداؤد ج ۲ ص ۸۸)

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم مریض کی عیادت کو جاؤ تو اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے اس لئے کہ اس کی دعاء فرشتوں کی دعاء کے مانند ہے"۔ (ابن ماجہ ص ۱۰۵)

تیمارداری

جب بیمار کی مزاج پرسی کی اتنی اہمیت ہے تو اس کی تیمارداری کی فضیلت کتنی زیادہ ہوگی، چونکہ بیمار بیماری کی حالت میں اپنی دیکھ بھال اور اپنا کام خود نہیں کرسکتا اس حالت میں وہ دوسروں کا محتاج ہوتا ہے اس لئے بیمار کی خدمت، اس کی خبر گیری اور تیمارداری اسلام کا ایک حکم ہی نہیں بلکہ انسانیت کا ایک فریضہ بھی ہے۔

رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں مرد تو مرد عورتیں بھی تیمارداری کا فریضہ انجام دیتی تھیں حضرت رفیدہؓ ایک صحابیہ تھیں جو ثواب کی غرض سے زخمیوں کا علاج اور ان کی خدمت کیا کرتی تھیں، ان کا خیمہ بھی مسجد میں رہتا تھا تا کہ زخمیوں کی تیمارداری اور مرہم پٹی کرسکیں۔ (سیرت النبی ج ۶ ص ۹۰۳)

موت کی تمنا کرنا

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر وہ نیک ہے تو ہوسکتا ہے کہ (زندہ رہنے کی حالت میں) اور زیادہ نیکی کرے اور اگر گنہگار رہے تو ہوسکتا ہے کہ وہ اللہ سے معافی طلب کرے''۔(نسائی ج ۱ ص ۲۵۸)

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم لوگ موت کی دعا نہ کرو اور نہ اس کی تمنا کرو، چنانچہ جو شخص دعا ہی کرے تو یہ کرے کہ یا اللہ میری زندگی میں بہتری ہے تو مجھے زندگی دے اور وفات میں میرے لئے خیر ہے تو وفات دیدے''۔(نسائی ج ۱ ص ۲۵۸)

جان نکلنے کے وقت کا عمل

جب کسی کے موت کا اثر محسوس ہو تو اس کو شمال یعنی اُتر کی طرف سر اور جنوب یعنی دکھن کی طرف پیر رکھے اور چہرہ کو قبلہ رخ کردے اور بلند آواز سے کلمہ ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (مسلم وابن ماجہ)

اسی طرح ابوداؤد وابن ماجہ کی روایت کے مطابق سورہ یٰسین بھی پڑھ سکتے ہیں اور مرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہو اور خود یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى

(یا اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اوپر والے ساتھی سے ملادے)

اور یہ پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ

(یا اللہ موت کی سختیوں اور موت کی ہوشیوں میں میری مدد فرما۔(ترمذی)

موت کے بعد کا عمل

- موت کے بعد تعلق والوں کو یہ دعا پڑھنی چاہئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن (بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں) پھر یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا (یا اللہ میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اچھا بدلہ دے)۔(مسلم)
- روح نکلنے کے بعد کپڑے کی ایک پٹی سے میت کے جبڑے باندھ دے اور اس کی آنکھیں یہ دعا پڑھتے ہوئے بند کردے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (آنکھیں بند ہوئیں اللہ کے نام پر اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر)۔
- پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهٗ وَاَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ مِنْهُ۔

(یا اللہ اس میت پر اس کا کام آسان فرما اور اس پر وہ حالات آسان فرما جو اس کے بعد آئیں اور اس کو اپنے دیدار مبارک سے مشرف فرما اور جہاں گیا ہے اس کو بہتر کردے اس جگہ سے جہاں سے گیا ہے۔(شامی ج ۱ ص ۵۷۲)

- پھر ہاتھ پیر سیدھے کرکے پیروں کے انگوٹھے ملاکر کپڑے کی پٹی سے باندھ دیا جائے پھر میت کو چادر سے ڈھک دی جائے۔(مشکوٰۃ)
- پھر مرنے کے بعد میت کے قریب کوئی خوشبودار چیز رکھ دی جائے۔ مثلاً لوبان وغیرہ۔
- ناپاک مرد اور حیض والی عورتیں مردہ کے قریب نہ جائیں۔(بحر الرائق جلد ۲ ص ۱۸۴)
- رشتہ داروں کو موت کی خبر دی جائے جو سنت سے ثابت ہے۔

● رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مردے پر نوحہ کرنے اور آواز سے رونے اور مردہ کی خامیوں کو بیان کرنے سے منع فرمایا ہے اور تجہیز و تکفین میں جلدی کرنے کا حکم دیا ہے۔

میّت کا غسل

اسلام میں نہ صرف زندہ انسان بلکہ مرنے والے کے احترام کا بھی حکم دیا گیا ہے اسی لئے مرنے کے بعد میت کو نہلا کر اچھے لباس میں باعزت طریقہ سے رخصت کیا جاتا ہے۔

غسل دینے کا مستحق

● قریبی رشتے دار غسل دینے کے زیادہ مستحق ہوتے ہیں۔ یا جو دین کا علم رکھنے والے اور آداب غسل سے واقف ہوں۔

● مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو غسل دیں۔ اگر میت مرد ہو اور کوئی مرد غسل دینے والا نہ ہو تو صرف اس کی بیوی غسل دے سکتی ہے اور اگر بیوی بھی نہ ہو تو میت کو تیمم کرا دیا جائے گا اسی طرح کسی کا خاوند مر گیا ہو تو بیوی کو اس کا چہرہ دیکھنا، نہلانا اور کفنانا درست ہے لیکن اگر کسی کی بیوی مر جائے تو شوہر کا اس کو نہلانا یا جسم چھونا درست نہیں نابالغ مرد ہو یا عورت دونوں کو مرد یا عورت کوئی بھی غسل دے سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ لڑکے کو مرد اور لڑکی کو عورت غسل دے۔

● غسل دینے والا باوضو ہو تو بہتر ہے جو شخص حالت جنابت یا عورت حالت نفاس یا حیض میں ہو تو وہ غسل نہ دے۔ (شامی)

● غسل دینے والے کے پاس صرف وہی لوگ ہوں جو اس کام میں اُس کے مددگار ہوں ۔ جو میت میں کوئی عیب یا ناگوار چیز دیکھیں تو پردہ پوشی کرنے والے ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی میت کو غسل دیا اور اس کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ج:۸،۸۰۷۷)

غسل کے لیے ضروری اشیاء

● غسل کے لئے استعمال کیا جانے والا تختہ
● دو تین بالٹیاں اور جگ
● وافر مقدار میں ہلکا گرم پانی
● روئی کا بنڈل
● صابن
● بیری کے پتے
● کافور
● قینچی
● چند جوڑے ربڑ یا کپڑے کے دستانے
● ڈسٹ بن
● دو تین چادریں جو میت پر دورانِ غسل پردہ کرنے اور اٹھانے کے لئے استعمال ہوں۔

نوٹ: بیری کے پتوں کو کوٹ کر کسی برتن میں پانی کے ساتھ ملا لیں پھر اس پانی کو چھان کر باقی پانی میں ملا دیں یا صرف پانی میں پتی ہی ڈال کر گرم کر لیں اور دوسری بالٹی کے پانی میں کافور ملا کر الگ رکھ لیں۔ یعنی ایک بالٹی میں بیری کا پانی اور دوسری بالٹی میں کافور کا پانی اور تیسری بالٹی میں سادا پانی کا انتظام کر لے۔

غسل دینے کی جگہ

● غسل دینے کی جگہ ایسی ہو جہاں پردے کا انتظام اور پانی کا نکاس آسان ہو۔

● میت کو نہلانے والا تختہ اس طرح ہو کہ سر شمال (اُتر) کی طرف ہو اور پیر جنوب (دکھن) کی طرف اور سر کی جانب سے کچھ اونچا ہو، تا کہ استعمال شدہ پانی بہتا رہے۔

غسل کی تیاری

● غسل کی جگہ داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ پڑھے پھر میت کو اٹھا کر تختے پر لائے۔ اگر خاتون کی میت کو اٹھانے میں مشکل ہو تو چادر سے ڈھانپ کر میت کے محرم مرد حضرات سے مدد لے کر غسل کے تختے پر لٹایا جا سکتا ہے اور اسی طرح غسل دینے کے بعد اٹھوایا جا سکتا ہے۔

● خاتون میت کی پن، کلپ، چوڑیاں، بُندے، ناک کا زیور، انگوٹھی اور لباس وغیرہ میت

کے جسم سے الگ کرلے۔ اگر کپڑے آسانی سے نہ اتر سکیں تو قینچی سے کاٹ دے۔

● غسل دیتے وقت عورت میت پر چادر ڈال دے اور مرد ہو تو ستر عورت (ناف سے پنڈلی تک) ڈھک دے تاکہ لباس اُتارنے اور گیلا ہونے پر بھی پردہ رہے، اور ستر پر کسی کی نظر نہ پڑے۔

● غسل دینے والا اب دستانے پہن کر اچھی طرح میت کی طہارت (استنجا) کرائے اور استعمال شدہ دستانے اتار کر نئے دستانے پہن لے اور کمر کے پاس سے نیچے تک پانی ڈال دے کہ ناپاکی ہو تو دور ہو جائے۔

میت کو وضو کرانے کا طریقہ

● اب عورت میت ہو تو اس کے سر کے بال کھول دے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرائے دوران وضو نہ کلی کرائی جائے اور نہ ناک میں پانی ڈالا جائے بلکہ کپڑا یا روئی سے میت کے دانتوں اور نتھنوں کو صاف کر کے نتھنوں اور کانوں میں صاف روئی لگا دے جسے غسل کے بعد نکال دی جائے۔

غسل کا مرحلہ

● پہلے طہارت کے بعد کمر تک پانی ڈالے پھر وضو کرائے پھر سادے پانی سے دائیں بائیں پھر پورے جسم پر بہائے۔

● پھر بیری کے پتوں والے پانی سے نہلائے۔

● پھر دائیں جانب سے شروع کرتے ہوئے میت کے جسم کے سامنے والے حصے اور داڑھی کو گردن سے لے کر پاؤں تک صابن لگا کر دھوئے اور پھر ہلکی کروٹ دلا کر پچھلی طرف سے بھی تمام دایاں حصہ دھوئیں، یہی عمل بائیں طرف دہرائے پھر آہستہ آہستہ ملے۔

● میت کا سر اٹھا کر آہستگی سے اسے بیٹھا ہونے کے قریب کرے، پھر اس کے پیٹ کو اطراف

سے نرمی سے دبائے تاکہ جو کچھ نکلنا ہو نکل جائے اس موقع پر کثرت سے پانی ڈالے۔

● ضرورت کے مطابق ۳ مرتبہ پانی میت پر بہائے آخری بار کافور ملا پانی ڈالے اب اگر کوئی ناپاکی ظاہر ہو تو دوبارہ وضو کرانے کی ضرورت نہیں۔

● میت کو تولیے یا کسی کپڑے سے خشک کر کے اوپر خشک چادر ڈال کر گیلی چادر نکال دے۔

● میت کو غسل دینے والے کے لئے مستحب ہے کہ غسل کرلے اور جنازہ اٹھانے والے کے لئے بہتر ہے (ابوداؤد کی روایت کے مطابق) وضو کرلے۔

● غسل کے بعد خاتون میت کے بالوں کی کنگھی کر کے تین چوٹیاں/لٹیں بنا کر پیچھے ڈال دے۔

کفن کے کپڑے کا معیار

● کفن دینا بھی فرض کفایہ ہے اور کپڑا اسی حیثیت کا ہو جیسا میت استعمال کرتا تھا۔

● کفن سفید ہو، جس میں مردوں کے لئے تین اور عورتوں کے لئے پانچ کپڑے سنت ہے۔

مرد کا کفن

۱۔ازار: یعنی چھوٹی چادر سر سے پیر تک۔

۲۔لفافہ: یعنی بڑی چادر، ازار سے چار انگل زیادہ۔

۳۔کرتا: یعنی کفنی، گردن سے پیر تک۔

عورت کا کفن

۱۔ازار: سر سے پیر تک۔

۲۔لفافہ: ازار سے لمبائی میں چار انگل زیادہ۔

۳۔کرتا: گردن سے پیر تک۔

۴۔سینہ بند: بغل سے رانوں تک۔

۵۔سربند: یعنی دوپٹہ تین ہاتھ لمبا۔

بچوں کا کفن

اگر نابالغ بچے کا ہو تو اسے مردوں کی طرح کفن دیا جائے گا اور اگر نابالغ بچی کا ہو تو اسے عورتوں کی طرح کفن دیا جائے گا۔

سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ''ہم نے رسول اللہ ﷺ کو یمن کی تین نئی سفید سحولی چادروں میں کفن دیا تھا، جس میں نہ قمیص تھی اور نہ ہی عمامہ، بس انہی چادروں میں انہیں لپیٹ دیا گیا تھا''۔(مسند احمد: ج۴۱، ۲۴۸۶۹)

نوٹ: کفن کے لیے تین چادریں میسر نہ ہوں تو ایک چادر میں بھی کفنایا جاسکتا ہے۔

عورت کو کفنانے کا طریقہ

تخت یا چٹائی پر پہلے تینوں پٹیاں بچھادے پھر لفافہ بچھائے پھر لفافے پر سینہ بند بچھائے، پھر سینہ بند پر ازار، پھر ازار پر قمیص کا نچلا حصہ بچھائے اور اوپر کا حصہ سر کی طرف سمیٹ دے۔

اسی طرح میت کو کفن پر آہستہ لٹادے اور قمیص کا جو اوپر کا حصہ سر کی طرف تھا اس کو گلے میں پھنسا کر پیروں کی طرف کردے اس کے بعد نیچے کا کپڑا جو غسل کے بعد ڈھک کر کفن پر لایا گیا تھا اس کو ہٹادے۔

پھر سر میں عطر لگائے پھر پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پیروں پر کافور مل دے پھر سر کے بالوں کو دو حصوں میں کر کے قمیص کے اوپر سینہ پر دائیں بائیں ڈال دے پھر سربند یعنی اوڑھنی سر پر اور بالوں پر ڈال دے اوڑھنی کو باندھنا یا لپیٹنا منع ہے۔

پھر میت کے اوپر پہلے ازار کو بائیں طرف سے لپیٹے پھر دائیں سے اس کے بعد سینہ بند، سینہ کے اوپر بغلوں سے نکال کر گھٹنوں تک دائیں بائیں باندھ دے، پھر لفافہ کے

بائیں طرف سے لپیٹے پھر دائیں طرف سے لپیٹ کر کفن کے کناروں کو باندھ دے۔

مرد کو کفنانے کا طریقہ

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کسی مسلمان کو کفن دیا، اللہ تعالیٰ اسے سُندس کا لباس پہنائے گا۔(المعجم الکبیر للطبرانی، ج:۸، ۸۰۷۷)

● سب سے پہلے تخت کے درمیان ایک بڑی پٹی اور سر اور پیر کی طرف چھوٹی دو پٹیاں بچھادے۔

● پھر پٹیوں کے اوپر دونوں چادریں بچھادے۔ اس کے اوپر کرتہ والا کپڑا بچھادے اور کرتے کے اُوپر کا حصہ سمیٹ دے اور خوشبو بھی لگا سکتے ہیں۔ چادر کی لمبائی میت کے قدم کی لمبائی سے کم از کم چھ چھ انچ دونوں طرف بڑی ہو کہ سر اور پیر کی جانب سے باندھی جاسکے۔

● میت کو اُٹھا کر جہاں کفن پہلے سے بچھا ہوا ہے اس پر لٹادے اور کرتہ نیچے کر کے جو کپڑا نہلانے کے بعد اوپر سے ڈھکا گیا تھا اسے نکال لے پھر پہلے ایک چادر بائیں طرف سے لپیٹے پھر دائیں طرف سے اسی طرح اس کے نیچے والی چادر بھی لپیٹ دے اور پٹیوں سے تین جگہ باندھ دے۔

● احرام کی حالت میں فوت ہونے والے کو غسل دے کر احرام کی چادروں میں ہی کفنایا جائے گا اور خوشبو نہیں لگائی جائے گی۔

● ہنگامی حالات، بیماری، ایکسیڈنٹ یا جلنے کی وجہ سے میت کو غسل دینا ممکن نہ ہو تو میت کو تیمم کرا کے کفن پہنایا جاسکتا ہے۔

غسل اور کفن میں غیر مسنون باتیں

● غسل دینے کی جگہ پر پاکیزہ کلام تحریری شکل میں لے کر جانا یا زبانی پڑھنا۔

● میت کو دوبار غسل دینا۔ ● بالوں کی دو چوٹیاں بنا کر سینے پر ڈالنا۔

● غسل مکمل ہونے پر قریبی رشتے داروں کا باری باری آ کر میت پر پانی بہانا۔

● کفن سے پہلے صاف لباس پہنانا۔ ● میت کی آنکھوں میں سرمہ لگانا۔

● کفن پر عرق گلاب ڈالنا یا آب زمزم میں بھگونا۔ ● شادی کے لباس میں دفنانا۔

● کفن پر قرآنی آیات یا دیگر دعائیں لکھنا۔ ● میت کے سرہانے قرآن مجید یا عہد نامہ رکھنا۔

جنازہ اٹھانے کا شرعی حکم

● میت کو غسل اور کفن دینے کی طرح اس کا جنازہ اٹھانا بھی فرض کفایہ ہے۔

جنازہ کو کندھا دینے کی فضیلت

● حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو شخص جنازہ کے ساتھ چلا اور اس نے اسے تین بار اٹھایا (یعنی تین بار کندھا دیا) تو میت کا جو حق اس کے ذمہ تھا وہ اس نے ادا کر دیا“۔ (ترمذی ج۱ص۱۲۴)

جنازہ اٹھانے کا طریقہ

● جنازہ چار لوگ اٹھا کر چلیں اگر کوئی مجبوری ہو یا قبرستان دور ہو تو گاڑی پر لے جانا بلا کراہت جائز ہے۔

بچے کے جنازہ کو لے جانے کا طریقہ

اگر میت بچہ ہو تو اسے دست بدست لے جانا چاہئے، یعنی ایک آدمی اس کو اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھالے پھر اس سے دوسرا آدمی لے لے، اسی طرح بدلتے ہوئے لے جائے۔

جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ

جنازہ کو کندھا دینے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے میت کے دائیں طرف والے

اگلے کونے کو دائیں کندھے پر رکھا جائے اور دس قدم چلا جائے، پھر دائیں طرف والے پچھلے کونے کو دائیں کندھے پر رکھ کر دس قدم چلا جائے پھر جنازہ کے بائیں طرف والے اگلے کونے کو بائیں کندھے پر رکھا جائے اور دس قدم چلا جائے پھر بائیں طرف کے پچھلے کونے کو بائیں کندھے پر رکھا جائے اور دس قدم چلا جائے تاکہ چاروں پایوں کو ملا کر چالیس قدم ہو جائیں اور جنازہ کو تیز قدم لے جانا سنت ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے میت کے جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دیا اللہ تعالیٰ اس (کندھا دینے والے) کے چالیس بڑے گناہوں کا کفارہ بنا دیگا“۔ (مجمع الزوائد ج۳ص۱۲۶ الجامع الصغیر ج۲ص۱۷۰)

جنازہ کے ساتھ پیدل جانا

اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو جنازہ کے ساتھ پیدل جانا چاہئے اس لئے کہ فرشتے جنازہ کے ساتھ پیدل چلتے ہیں۔

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ ابوالدحداحؓ کے جنازے میں گئے چنانچہ جب لوٹے تو گھوڑے پر سوار لوٹے“۔ (نسائی ج۱ص۲۸۷)

جنازہ کے پیچھے چلنا

جو لوگ جنازہ کے ساتھ جا رہے ہوں ان کو جنازہ کے پیچھے چلنا مستحب ہے۔

جنازہ کے ساتھ آواز بلند کرنیکی ممانعت

● حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنازہ کے ساتھ نہ آگ جانی چاہئے نہ آواز“۔ (ابوداؤد ج۲ص۹۶)

● رسول اکرم ﷺ جب جنازہ کے ساتھ چلتے تو خاموش رہتے اور اپنے دل میں موت کے متعلق غور فرماتے“۔ (ابن سعد)

جنازہ رکھنے سے قبل بیٹھنے کی ممانعت

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب تم جنازہ میں جاؤ تو اس وقت تک مت بیٹھو جب تک کہ اس کو نہ رکھ دیا جائے“۔

(بخاری ج ا ص ۱۷۵ مسلم ج ا ص ۳۱۰)

نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ

نماز جنازہ کے لئے میت کی چارپائی اس طرح رکھی جائے کہ میت کا سر شمال (اُتر) کی جانب ہو اور پاؤں جنوب (دکھن) کی جانب اور میت کا رخ قبلہ کی طرف ہو۔ اس کے بعد امام نماز جنازہ کے لئے اس طرح کھڑا ہو کہ میت کا سینہ اس کے سامنے ہو جنازہ کی نماز میں اگر تھوڑے لوگ ہوں تو ایک صفت بنائی جائے ورنہ تین، پانچ، سات جتنے زیادہ لوگ ہوں اسی حساب سے طاق صفیں بنالی جائیں تو بہتر ہے لیکن ضروری نہیں نماز جنازہ شروع کرنے سے پہلے امام و مقتدی سبھی کی نیت یہ ہو کہ ہم اس میت کے واسطے ارحم الرحمین سے مغفرت چاہنے کے لئے نماز جنازہ پڑھنے جارہے ہیں نماز جنازہ میں جو امام پڑھے وہی مقتدی بھی پڑھے البتہ امام تکبیر بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ آہستہ کہے نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہوتی ہیں، جس کا طریقہ پہلی تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک لے جائے اور پھر ہاتھ باندھ لے اور ثناء پڑھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

● اس کے بعد دوسری تکبیر کہے لیکن اس تکبیر میں ہاتھ نہ اٹھائے دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

● اب بغیر ہاتھ اٹھائے تیسری تکبیر کہے اور میت کے لئے مسنون دعاء پڑھے جو نیچے درج ہے پھر چوتھی تکبیر کہے اور دونوں طرف سلام پھیر دے۔

بالغ مرد یا عورت کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔

ترجمہ: ”یا اللہ ہمارے زندوں، ہمارے مردوں، ہمارے حاضروں، ہمارے غائبوں، ہمارے چھوٹوں، ہمارے بڑوں، ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کی مغفرت فرمادے۔ یا اللہ ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھ اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں جس کو تو موت دے تو اس کو ایمان کے ساتھ موت دے“۔

نابالغ لڑکے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔

ترجمہ: ”یا اللہ! اس بچہ کو ہماری نجات اور آسائش کے لئے آگے جانے والا بنا اور اس کی جدائی کے صدمہ کو ہمارے لئے باعثِ اجر اور ذخیرہ بنا اور اس کو ہمارے حق میں ایسی شفاعت کرنے والا بنا جو مقبول ہو“۔

نابالغ لڑکی کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْراً وَّ ذُخْراً وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً۔

ترجمہ:" یا اللہ! اس بچی کو ہماری نجات اور آسائش کے لئے آگے جانے والی بنااوراس کی جدائی کے صدمہ کو ہمارے لئے باعثِ اجراور ذخیرہ بنااوراس کو ہمارے حق میں ایسی شفاعت کرنے والی بنا جو مقبول ہو۔

نوٹ: اگر کسی کو دعائیں نہ بھی یاد ہوں تب بھی جنازہ میں شریک ہوکر تکبیرات کہتا رہے اور نماز پڑھ لے۔

مسائل

اگر کوئی شخص جنازہ کی نماز میں ایسے وقت پہونچا کہ کچھ تکبیریں اس کے آنے سے پہلے ہو چکی ہوں تو ایسے شخص کو چاہئے کہ فوراً آتے ہی تکبیر کہکر نمازِ جنازہ میں شریک ہو جائے اور بقیہ تکبیروں کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پورا کرلے، نمازِ جنازہ یا کسی اور نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا منع ہے۔

قبرستان میں داخل ہونے کی دعاء

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ کی قبروں (کے پاس) سے گذر ہوا تو آپ نے ان (مردوں) کی طرف رخ کیا پھر کہا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ (ترمذی ج۱ص۱۲۵)

(سلام ہو تم پر اے قبر والو! اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم سے آگے جانے والے ہو اور ہم پیچھے آرہے ہیں)۔

مردہ بچہ کا حکم

اگر مرا ہوا بچہ پیدا ہوا اور پیدائش کے وقت زندگی کی کوئی علامت اس میں موجود نہ ہو، اگرچہ اعضا سب بن چکے ہوں تو ایسے بچہ کا حکم یہ ہے کہ اس کو غسل دیا جائے گا اور نام بھی رکھا جائے گا، لیکن باقاعدہ کفن نہیں دیا جائے گا اور نہ جنازہ کی نماز پڑھی جائیگی بلکہ کسی ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے گا۔ (شامی ج۱ص۸۳۰)

زندہ پیدا ہو کر مرجانے والے بچہ کا حکم

بچہ زندہ پیدا ہوا تھا اس کے بعد مرگیا اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو باقاعدہ غسل دیا جائے گا کفن دیا جائے گا بہتر یہ ہے کہ لڑکا ہو تو مردوں کی طرح لڑکی ہو تو عورتوں کی طرح کفن دیا جائے اور اس کا نام بھی رکھا جائے اور نمازِ جنازہ پڑھ کر باقاعدہ دفن کیا جائے۔ (شامی)

ڈوب کر مرجانے والے کا حکم

اگر کوئی شخص پانی میں ڈوب کر مرجائے تو اس کو نکالنے کے بعد غسل دینا فرض ہے پانی میں ڈوبنا غسل کے لئے کافی نہیں کیونکہ میت کو غسل دینا زندوں پر فرض ہے اور ڈوبنے میں زندوں کا کوئی عمل نہیں ہوا۔

پھولی ہوئی لاش کا حکم

کسی کی لاش پانی میں ڈوبنے یا تجہیز وتکفین میں تاخیر یا کسی اور وجہ سے اگر اتنی پھول جائے کہ ہاتھ لگانے کے بھی قابل نہ رہے یعنی غسل کے لئے ہاتھ لگانے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں لاش پر صرف پانی بہا دینا کافی ہے کیونکہ غسل میں بدن کا ملنا ضروری نہیں ہے باقاعدہ کفنا کر نمازِ جنازہ کے بعد دفن کرنا چاہئے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

بدبو پیدا ہو جانے والی لاش کا حکم

جس لاش میں بدبو پیدا ہو گئی ہو مگر پھٹی نہ ہو اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔
(فتاویٰ دارالعلوم مدلل ج ۵ ص ۳۳۵)

پھٹی ہوئی لاش کا حکم

جو لاش پھول کر پھٹ گئی ہو اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔ (بحرالرائق)

جل کر مرنے والے کا حکم

جو شخص آگ یا بجلی وغیرہ سے جل کر مر جائے اسے باقاعدہ غسل وکفن دے کر اور نمازِ جنازہ پڑھ کر سنت کے مطابق دفن کیا جائے گا بشرطیکہ لاش پھٹی نہ ہو اور اگر پھٹ گئی ہو تو نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔ (بحرالرائق)

جل کر کوئلہ ہو جانے والے کا حکم

جو شخص جل کر بالکل کوئلہ بن گیا یا بدن کا اکثر حصہ جل کر خاک ہو گیا ہو اس کو غسل وکفن اور جنازہ کی نماز پڑھنا واجب نہیں ہے۔ کسی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہئے۔
(فتاویٰ دارالعلوم ج ا ص ۳۴۵)

اور اگر میت کے جسم کا اکثر حصہ مل جائے اگرچہ بغیر سر کے ملے تو بھی باقاعدہ غسل وکفن دے کر اور جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔ (شامی بحوالہ احکام المیت)

عام حادثات کا شکار ہونے والوں کا حکم

اگر کسی شخص کا موٹر سائیکل، ریل گاڑی، ہوائی جہاز یا کسی اور سواری سے ایکسیڈینٹ ہو گیا ہو جس کے نتیجے میں وہ ہلاک ہو گیا ہو اور اس کے بدن کا اکثر حصہ محفوظ ہو تو اس کو باقاعدہ غسل وکفن دے کر اور نمازِ جنازہ پڑھ کر دفن کرنا چاہئے۔ (درمختار)

جو لاش کنوئیں یا ملبہ سے نہ نکالی جا سکے

اگر کوئی شخص کنوئیں وغیرہ میں گر کر یا کسی عمارت وغیرہ کے ملبے میں دب کر مر گیا اور وہاں سے لاش نکالنا ممکن نہ ہو تو مجبوری کے باعث اس کا غسل وکفن معاف ہے اور جہاں لاش ڈوبی یا دبی رہ گئی ہے وہی جگہ اس کی قبر سمجھی جائے گی اور اسی حالت میں اس پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔ (شامی ج ا ص ۸۲۷)

اگر بغیر غسل یا نمازِ جنازہ کے ہی دفن کر دیا گیا ہو

اگر کسی مسلمان میت کو غلطی سے غسل دئے بغیر یا نمازِ جنازہ پڑھے بغیر قبر میں دفن کر دیا گیا ہو اور مٹی ڈالنے سے پہلے یاد آ جائے تو میت کو باہر نکال لیا جائے گا اور غسل دے کر نمازِ جنازہ پڑھ کر دفن کیا جائے گا اور اگر مٹی ڈالنے کے بعد یاد آئے تو غسل یا نمازِ جنازہ کے لئے قبر کھولنا جائز نہیں اب حکم یہ ہے جب تک گمان غالب یہ ہو کہ لاش پھٹی نہ ہو گی اس وقت تک قبر ہی پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔

خودکشی کرنے والے کا حکم

جو شخص اپنے آپ کو غلطی سے یا جان بوجھ کر ہلاک کر دے تو اس کو باقاعدہ غسل وکفن دے کر اور نمازِ جنازہ پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔ کیونکہ خودکشی اگرچہ بہت بڑا گناہ ہے مگر اس کا مرتکب کافر نہیں ہے۔ (شامی ج ا ص ۸۱۵)

قبرستان کے آداب

قبرستان عبرت کی جگہ ہے یہاں اپنی موت کو یاد کرنا چاہئے ہنسی، مذاق اور دنیا کی باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے رسول کریم ﷺ ایک جنازہ کے ساتھ قبرستان تشریف لے گئے اور وہاں ایک قبر کے کنارے بیٹھ کر آپ ﷺ اس قدر روئے کہ

زمین تر ہوگئی پھر صحابہؓ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا بھائیو! اس دن کے لئے تیاری کرو۔

(ابن ماجہ)

میت کو قبر میں لٹانے کا سنت طریقہ

میت کو قبر میں قبلہ کی طرف سے اتارے پھر میت کو قبر میں لٹا کر اس کا پورا رخ قبلہ کی طرف کر دینا چاہئے جس میں اگر ہلکی سی زمین دائیں طرف ڈھال دار رکھی جائے تو آسانی ہوتی ہے، میت کو قبر میں اتارنے والا میت کو اتارتے اور لٹاتے وقت یہ دعا پڑھے:

"بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ"

پھر قبر میں لٹانے کے بعد کفن کی گرہیں کھول دے۔

قبر پر مٹی ڈالنے کا طریقہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی، پھر قبر کے پاس آئے اور اس پر سرہانے کی طرف سے تین مرتبہ مٹی ڈالی"۔

(مشکوۃ ج ۱ ص ۱۴۹)

قبر کی اونچائی اور اس کی شکل

قبر کو زمین سے نہ بہت اونچی ہونی چاہئے اور نہ بالکل زمین سے ملی ہوئی اور نہ بالکل چوکور، بلکہ قبر کی اونچائی ایک بالشت ہونی چاہئے۔ قبر کی شکل اونٹ کی کوہان کی طرح ہو۔

تدفین کے بعد دعاء اور ایصال ثواب

دفن کے بعد قبر کے قریب میت کے لئے دعاء ومغفرت کر کے واپس آجائے۔

نوٹ: دعا کے علاوہ قبر پر قرآن کی مختلف سورتیں یا میلاد وسلام پڑھنا یا اذان دینا خلاف سنت ہے (بدعت یعنی رسول کریم ﷺ کی مخالفت ہے)۔

مالی ایصال ثواب

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کی والدہ کا انتقال ایسے وقت ہوا کہ خود حضرت سعدؓ موجود نہیں تھے (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تشریف لے گئے تھے) جب واپس آئے تو آپ ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری عدم موجودگی میں میری والدہ کا انتقال ہوگیا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا وہ ان کے لئے فائدہ مند ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں فائدہ مند ہوگا انہوں نے عرض کیا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ اپنا باغ میں نے اپنی والدہ (کے ثواب) کے لئے صدقہ کر دیا۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۸۶)

ایصال ثواب کا طریقہ

ایصال ثواب کے لئے شریعت میں کوئی خاص وقت یا دن یا کوئی خاص تاریخ مقرر نہیں ہے اس کی حقیقت بس اتنی ہے کہ کسی محتاج کو کھانا کھلا دیا جائے، کپڑے پہنا دئے جائیں، نقد رقم سے مدد کر دی جائے، یا مساجد و مدارس کی تعمیرات میں مال خرچ کیا جائے، یا کوئی نفلی عبادت مثلاً تلاوت قرآن وغیرہ کی جائے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعاء کی جائے کہ اے اللہ جو کچھ ان کاموں کا ثواب مجھے ملا ہے وہ ثواب فلاں شخص کو پہنچا دے۔ (شامی ج ۱ ص ۶۰۸)

نوٹ: ایصال ثواب کے لئے تیجہ، نواں یا چالیسواں کا خاص اہتمام کرنا خلاف سنت ہے جسے نہ رسول اللہ ﷺ نے کیا نہ صحابہ اکرام نے کیا اس لئے اس سے لوگوں کو روکنا چاہئے۔

میت کا کھانا

حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ سے روایت ہے کہ "ہم لوگ (صحابہ) اہل میت

کے یہاں جمع ہونے اور ان کے لئے کھانا تیار کرانے کو نوحہ خوانی سمجھتے تھے'' (اور نوحہ خوانی کی حرمت پر بے شمار احادیث موجود ہیں)۔ (ابن ماجہ)

بقول صاحبِ فتح القدیر ''اہل میت کی طرف سے کھانے کی ضیافت کرنا منع ہے، اس لئے کہ شریعت نے ضیافت خوشی میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں اور یہ بدعتِ شنیعہ (بدترین بدعت) ہے''۔

نوٹ: اس سے معلوم ہوا کہ میت کا کھانا کرنا یا اہل تعلق کو کھانا کھانا خلاف سنت ہے۔

❁❁❁

سوگ اور عدت کا حکم

عدت کے معنیٰ

عدت کے لفظی معنیٰ گننے اور شمار کرنے کے ہیں اور شریعت کی اصطلاح میں اس مدتِ انتظار کو عدت کہتے ہیں جو نکاح کے ختم ہونے کے بعد شریعت نے مقرر کی ہے۔

عدت کا مقصد

عدت کا ایک مقصد یہ ہے کہ یہ بات ذہن میں بیٹھ جائے کہ نکاح کا رشتہ توڑنا یا ٹوٹ جانا بڑی اہم بات ہے دوسرا مقصد یہ ہے کہ عدت سے یہ بات معلوم ہوجائے کہ اس شوہر سے اگر اس کو حمل ہو تو ظاہر ہوجائے اور دوسرے سے نکاح کی صورت میں کوئی نزاع نہ ہو۔

انتقال کے بعد عدت کی مدت

قرآن مجید میں ارشاد ہے'' جو لوگ تم میں سے انتقال کر جاتے ہیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جاتے ہیں وہ بیویاں چار مہینے دس دن تک اپنے کو (نکاح سے) روکے رکھیں''۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۳۴)

البتہ حاملہ عورت اس وقت تک عدت میں رہے گی جب تک کہ بچہ کی ولادت نہ ہوجائے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ'' حاملہ عورت کی عدت وضعِ حمل ہے''۔ (سورہ طلاق آیت ۴)

حضرت زینب بنت جحشؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے وقت یہ فرماتے ہوئے سنا'' ایسی عورت کے لئے جو توحید و آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے (یعنی رنج و غم کا اظہار کرے) لیکن اپنے شوہر کی موت پر وہ چار مہینے دس دن تک سوگ منائے (اس میں نہ وہ بہت اچھے کپڑے پہنے نہ خوشبو لگائے اور نہ کوئی بناؤ سنگار کرے)۔ (بخاری ج ۱ص ۱۷۱)

عدت کا یہ حکم ایسی عورت کے لئے ہے جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہو خواہ شوہر سے اس کی تنہائی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو، رخصتی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو، بوڑھی ہو یا جوان سب کا ایک ہی حکم ہے کہ وہ چار مہینے اور دس دن عدت میں رہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

عدت کے احکام

جس عورت کا شوہر مر گیا ہو اس کا نکاح چار مہینے دس دن تک نہیں ہو سکتا اور اس کو بغیر کسی سخت مجبوری کے نہ تو گھر سے باہر جانا چاہئے جس میں شوہر کا انتقال ہوا اور نہ شوہر والی عورتوں کی طرح زیب و زینت کے ساتھ رہنا چاہئے، مثلاً نہ ان کو گہنہ، زیور پہننا چاہئے۔ نہ خوشبو لگانا چاہئے۔ نہ سر میں تیل ڈالنا چاہئے نہ کنگھی کر کے مانگ نکالنی چاہئے نہ سرمہ لگانا چاہئے اور نہ عمدہ کپڑے پہننا چاہئے۔ یہ سب باتیں حرام ہیں اگر سر میں درد ہو جائے، جوئیں پڑ جائیں تو سر میں تیل ڈالنا اور کنگھی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے مگر خوشبو دار تیل نہیں لگانا چاہئے۔ (شرح وقایہ ص ۱۴۰)

عدت کی مدت میں نہانے، دھونے، بدن اور کپڑوں کو صاف ستھرا رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے سوگ کرنا بالغ عورت پر واجب ہے نابالغ لڑکی پر واجب نہیں ہے البتہ عدت کے دنوں میں نہ تو نابالغ لڑکی کا نکاح کرنا چاہئے اور نہ اس کو گھر سے باہر جانا چاہئے۔ سوگ اور غم کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ مستقل طور پر چیختی، چلاتی یا آنسو بہاتی رہے یا ماتمی لباس پہن کر ہر وقت سینہ کوبی کرتی رہے یہ سب ناجائز اور حرام ہے۔

(اسلامی فقہ ج ۲ ص ۱۸۸)

سوگ یا تعزیت

شوہر کے علاوہ اپنے کسی اور عزیز رشتہ دار پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کسی مومن کے لئے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ

کسی کا سوگ منائے سوائے بیوہ کے، (شوہر کی موت پر) اس کے سوگ کی مدت چار مہینے دس دن ہے“۔

جس عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہو اور وہ عدت کے دن گذار رہی ہو تو ایسی عورت کو عدت کے ایام میں صراحت کے ساتھ نکاح کا پیغام دینا حرام ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”جن عورتوں کے شوہر مر چکے ہوں ان کو عدت کے اندر اگر تم اشارہ کنایہ میں نکاح کا پیغام دو یا اپنے دل میں یہ خواہش پوشیدہ رکھو تو اس میں کوئی گناہ نہیں اللہ کو معلوم ہے کہ ان عورتوں کا ذکر تم ضرور کرو گے لیکن خفیہ طور پر نکاح کا معاملہ بالکل طے نہ کر لو مگر یہ کہ کوئی بھلی بات کہہ دو اور اس وقت تک ان سے نکاح کر لینے کا قصد نہ کرو جب تک کہ عدت ختم نہ ہو جائے“۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۳۵)

نوٹ: اس طرح چار ماہ دس دن کے بعد عورتیں اچھا کپڑا اور چوڑیاں، بالیاں یا ذیورات پہن سکتی ہیں جیسا کہ بعض عورتیں پوری زندگی زینت اختیار نہیں کرتیں یہ غیر مسلموں کی نقل کا نتیجہ ہے۔ اسلام میں چار ماہ دس دن کے بعد عورت کو زینت اختیار کرنے کی اجازت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو موت کے وقت کلمہ طیبہ نصیب فرمائے اور دنیا سے اچھے حال میں رخصت ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ والسلام

دعا کا طالب

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
دار العلوم، ندوۃ العلماء، لکھنؤ
۱۸/۱۰/۲۰۱۷ء

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی تصانیف

اردو کتابیں

۱۔معانی قرآن الکریم
(لفظی ترتیب کے اعتبار سے رواں اردو ترجمہ)
۲۔قرآنی آیات اور اسلامی معاشرہ
۳۔ہندوستان میں قرآن کے ترجمے وتفاسیر کا مختصر تعارف
۴۔تفسیر کا بنیادی مأخذ اور مفسر کی خصوصیت
۵۔قرآن میں انسان کا مقام اور اس کا اعلیٰ مقصد
۶۔قرآن کی دعوت اور اسلامی جہاد
۷۔قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ
۸۔کائنات کے عجائبات اور انسان کا اللہ سے تعلق
۹۔کلمۂ طیبہ کی حقیقت اور اس کے تقاضے
۱۰۔اللہ تعالیٰ کا تعارف اور کلمۂ شہادت کے فضائل
۱۱۔اسلامی کویز (سوال وجواب کی روشنی میں)
۱۲۔کفر وشرک کی حقیقت (شریعت کی روشنی میں)
۱۳۔کفر، شرک اور فسق کا ذکر اور صحابہ سے متعلق عقیدہ
۱۴۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے انمول موتی
۱۵۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر سیرت مستند کتب کی روشنی میں
۱۶۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جزیرۂ عرب
۱۷۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کریمانہ اخلاق اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت
۱۸۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں
۱۹۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات احادیث کی روشنی میں
۲۰۔اعمال صالحہ حصہ اول (حقوق اللہ)
۲۱۔اعمال صالحہ حصہ دوم (حقوق العباد)
۲۲۔خاتم النبین (قرآن کی روشنی میں)
۲۳۔نبیوں کی سیرت (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۲۴۔اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت
۲۵۔مسلمانوں کے فرقے اور ان کے عقائد
۲۶۔حرام، حلال اور مباح چیزیں
۲۷۔اخلاص کی فضیلت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۸۔آخرت کا عقیدہ (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۹۔تعداد ازدواج اور اسلام (مذاہب عالم کی روشنی میں)
۳۰۔مستند مسنون دعائیں
۳۱۔امت محمدیہ کی عزت کا معیار اور بنی اسرائیل
۳۲۔اسلام میں جزیہ، خراج اور ذمیوں کے اختیارات
۳۳۔جہاد آتنکواد اور اسلام
۳۴۔داڑھی کی اہمیت (شریعت کی روشنی میں)
۳۵۔مدارس اسلامیہ کے نصاب کا تاریخی جائزہ اور ہندی زبان کی ضرورت
۳۶۔جنات وشیاطین کا تعارف اور معالج کی صفات
۳۷۔قیامت تک کے فتنے
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی کی روشنی میں)
۳۸۔اسلام کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۳۹۔غیر عربی رسم الخط (فانٹ) میں قرآن کی
اشاعت (شریعت کی روشنی میں)
۴۰۔دعوت کی ذمہ داری (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۴۱۔آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں کب اور کون؟
۴۲۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں
۴۳۔ہندو دھرم فرقے تنظیمیں اور اداروں کا تعارف
۴۴۔غیر مسلموں میں طریقۂ دعوت
۴۵۔اسلام کے خلاف الزامات اور اس کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۴۶۔بدھ مت اور اسلام
۴۷۔غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی
۴۸۔اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق
۴۹۔غیر مسلموں سے دوستی یا دشمنی اعتراضات کے تناظر میں
۵۰۔عطیات قدرت اور دولت کی پیدائش
۵۱۔قرآن کے مطابق دولت کا استعمال
۵۲۔اللہ کی طرف سے رزق کی تقسیم اور کمزور طبقے کی کفالت
۵۳۔اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ
۵۴۔اسلام میں تجارت کا طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۵۵۔اسلام کا زرعی نظام (شریعت کی روشنی میں)
۵۶۔جنت کے حالات اور جنت کی نعمتوں کا ذکر
۵۷۔جہنم کے حالات اور جہنمی (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۵۸۔کاغذی نوٹ اور بیع کی حقیقت
۵۹۔اسلامی قانون وراثت اور میراث کی تقسیم
۶۰۔مسافر اور سفر کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۶۱۔عید اور قربانی کی حقیقت اور اس سے متعلق مسائل
۶۲۔عمرہ کا آسان طریقہ
۶۳۔حج اور عمرہ کا مکمل طریقہ
۶۴۔روزہ، تراویح، صدقہ اور اعتکاف کے احکام ومسائل

۶۵۔طلاق کا اسلامی طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۶۶۔صدقۂ فطر اور عقیقہ سے متعلق مسائل
۶۷۔زکوٰۃ اور مصارفِ زکوٰۃ
۶۸۔اسلامی پردہ اور آزاد معاشرے کی بربادی
۶۹۔محرم کی حقیقت اور عاشوراء کے واقعات، اسلامی جنتری اور اعمال
۷۰۔زبردستی اسلام قبول کروانے کی ممانعت اور اسلامی جہاد
۷۱۔غیر مسلموں سے متعلق مسائل (شریعت کی روشنی میں)
۷۲۔وفات سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو نصیحتیں
۷۳۔دعا کی قبولیت کے اوقات وآداب اور مانگنے کا طریقہ
۷۴۔صحابہ کی سیرت (تاریخ کی روشنی میں)

عربی کتابیں

۷۵۔أهمية المرأة فی ضوء القرآن و السنة
۷۶۔الإنسان فی ضوء القرآن و السنة
۷۷۔نبذة عن صفات رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
۷۸۔غزوة حنين و الطائف فی ضوء القرآن و السنة
۷۹۔أسباب تحبط الأعمال و أهمية النية فی ضوء القرآن و السنة
۸۰۔الفتن الواقعة إلى قيام الساعة فی ضوء القرآن و السنة
۸۱۔النبی الخاتم من، متى، و أين
۸۲۔الهندوسية فرقها، عقائدها، منظماتها، آهدافها
۸۳۔أهمية الدعوة و التبليغ فی ضوء القرآن و السنة
۸۴۔ذكر سيدنا محمد صلى الله عليه وآله وسلم و المنع عن عبادة
الأوثان فی الكتب الهندوسيه
۸۵۔أهمية المرأة فی ضوء القرآن و السنة

انگریزی

۸۶۔قرآن (20X3016)
۸۷۔اسلام؟
۸۸۔محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اینڈ دا اسٹیٹس آف ورشپ
۸۹۔اذان اے کالنگ فار ہیومینٹی
۹۰۔بیسک ٹیچنگ آف اسلام
۹۱۔محمد دی لاسٹ پرفٹ انڈر دی شیڈ آف وید
۹۲۔ہندو ریلیجین اِٹس سیکٹ آرگنائزیشن اینڈ انٹروڈکشن آف اِٹس انسٹی ٹیوشن
۹۳۔دی سوارڈ آف اسلام

ترجمہ کی ہوئی کتابیں

۹۴۔رمضان کا تحفہ (مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی)
۹۵۔منتخب احادیث (حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ)
۹۶۔دار ارقم کا احسان انسانی دنیا پر (حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)
۹۷۔قادیانیت نبوتِ محمدی کے خلاف بغاوت (شیخ محمد بن عبداللہ السبیل)
۹۸۔یکساں سول کوڈ اور مہلاؤ کے ادھکار (محمد سید محمد رابع حسنی ندوی)
۹۹۔مالک ومخلوق (محمد مصطفیٰ قادری)
۱۰۰۔یتیموں کی کفالت (محمد عامر صدیقی ندوی)
۱۰۱۔مانوتا آج بھی اسی چوکھٹ کی محتاج ہے (سید محمد حسنیؒ)

ہندی کتابیں

۱۰۲۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ۔20X30X8)
۱۰۳۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ۔20X30X16)
۱۰۴۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ۔20X30X32)
۱۰۵۔تفسیر فاروقی (جلد اول)
۱۰۶۔تفسیر فاروقی (جلد دوم)
۱۰۷۔تفسیر فاروقی (جلد سوم)
۱۰۸۔تفسیر فاروقی (جلد چہارم)
۱۰۹۔تفسیر فاروقی (جلد پنجم)
۱۱۰۔تفسیر فاروقی (جلد ششم)
۱۱۱۔تفسیر فاروقی (جلد ہفتم)
۱۱۲۔قرآن کا پیغام (پارہ عمہ کی تفسیر)
۱۱۳۔اسلام دھرم کیا ہے؟
۱۱۴۔انتم سندیشٹا کب کہاں اور کون
۱۱۵۔جہاد آتنکواد اور اسلام
۱۱۶۔پوتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام
۱۱۷۔تفسیر سورۃ الفاتحہ
۱۱۸۔اسلام کیا ہے؟
۱۱۹۔کفر وشرک کی حقیقت
۱۲۰۔توحید کی حقیقت
۱۲۱۔لا الہ الا اللہ کی گواہی
۱۲۲۔سرشٹی کا شرشٹا کون؟
۱۲۳۔پراکرتک ایش دوتوں کا دھرم اور پرلوک وشواش
۱۲۴۔اللہ کے ادھکار اور بندوں کے ادھکار
۱۲۵۔اسلامی شاشن اور شاشک ایتہاسک دِرشٹی سے
۱۲۶۔اسلام کی بنیادی معلومات